بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ

۲۱ محرم ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ا(؟)

جلد ۴۵/۱۰ — ۲۹ ظہور ۱۳۳۵ ہش — ۲۹ اگست ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۰۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

”صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے“

183

ربوہ ۲۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

”صحت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے“ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

اللہ رکھا کے حقیقی بھائیوں کا اخلاص نامہ

ایمان کو رشتہ پر مقدم کرنے کا عہد

اللہ رکھا نے حال ہی میں اپنے بھائی نذیر احمد صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ جس میں اس نے بعض سرتاپا جھوٹی باتیں لکھ کر اور برادرانہ محبت کا واسطہ دے کر انہیں ترغیب دی تھی۔ کہ وہ جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور چندہ وغیرہ نہ دیں۔ اس پر اللہ رکھا کے حقیقی بھائیوں نذیر احمد صاحب اور اللہ دتہ صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے صحیح مومنانہ طریق کے مطابق ایمان کو رشتہ پر مقدم کرتے ہوئے اللہ رکھا کی ان حرکات سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بلاشبہ یہ مومنانہ دلیری ہے۔ جو اللہ رکھا کے بھائیوں نے دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔ اور ان کے دین و دنیا کو بہتر بنائے۔ نیز سب کو توفیق دے۔ کہ وہ ایمان کو رشتہ پر مقدم کریں۔ اللہ رکھا نے اپنے خط میں جو ایڈریس لکھا دیا ہے۔ اس سے یہ امر بھی بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اللہ رکھا اور اس کے ساتھیوں کا پیغامیوں کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

ذیل میں نذیر احمد صاحب اور اللہ دتہ صاحب کا خط نیز وہ خط جو اللہ رکھا نے انہیں لکھا درج کیا جاتا ہے۔

اخلاص نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سیدنا و امامنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

اللہ رکھا منافق میرا حقیقی بھائی ہے اس نے لاہور سے مجھے دو خطوط بھیجے ہیں۔ ان میں اس نے اپنے خیال کے ماتحت مجھے چند ایک باتیں لکھی ہیں کہ تم جماعت سے اپنا تعلق نہ رکھو چندہ وغیرہ نہ دو۔ ان سے صاف واضح ہو گیا ہے۔ کہ وہ حقیقت میں نظام جماعت سے باغی ہے۔ اگرچہ وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔ لیکن بیعت خلافت اور اطاعت خلافت ایک ایسا امر ہے کہ اس کے آگے جو بھی روک بنے میں اسے شیطانی خیال کرتے ہوئے ایک بھائی کیا سب رشتہ داریوں کو چھوڑنا معمولی خیال کرتا ہوں۔ نیز میں آئندہ اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھونگا۔ اس سے قبل بھی میں ایسے کاموں سے بیزاری اور نفرت کا اظہار کر چکا ہوں۔ اب دوبارہ حضور کی خدمت میں اللہ رکھے کے شیطانی افعال سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں۔ یہ دونوں خط میں نے مولوی شمس الدین صاحب سیال کو دے دیئے ہیں تاکہ وہ آپ کی خدمت میں بھیجدیں۔ میرے بڑے بھائی کا بھی انگوٹھا شامل ہے۔

نشان انگوٹھا نذیر احمد ولد خیر دین } برادران حقیقی
۲۲/۸/۵۶ " اللہ دتا " } اللہ رکھا گھسیالیال

نقل خط اللہ رکھا

عزیزم نذیر احمد۔ السلام علیکم

جو کچھ قادیان میں مجھ پر گزرا اور جو کچھ گاؤں میں جھوٹ سچ پروپیگنڈے ہوئے اور جو حالات آپ کے ساتھ گزرے وہ آپ کو معلوم ہے۔ اور آپ گاؤں والوں کی چالاکیوں سے بخوبی واقف ہیں۔ جو کچھ اب گاؤں میں افواہیں ہیں وہ بھی آپ کو معلوم ہوں گی۔ مجھے کوئی موت کا ڈر نہیں کیونکہ حق پر ہوں اور میرا خدا میرے ساتھ ہے۔

آپ کسی سے جھگڑا وغیرہ نہ کریں۔ لوگ جو چاہیں کچھ کہیں۔ مگر جماعت سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ اور کوئی ان کو چندہ وغیرہ یا کسی کام میں حصہ نہ لیں اور ہر طرح سے احتیاط کریں۔ میرے قتل کے درپے ہوں اور آپ کے دوست ہوں۔ آخر میں آپکا بھائی ہوں مجھے جلدی جواب دیں یا ملنے کی کوشش کریں یا احمد مراد کو بھیج دیں والسلام — میں پھر تاکید کرتا ہوں کہ کسی پر بھروسہ نہ کریں خدا پر بھروسہ کریں مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے۔ کیا آپکی آنکھوں کے سامنے وہ حشر بپا نہیں کیا آپ کے دل میں نہیں گزرا کہ میرے بھائی کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں وہ زندہ بھی ہے یا نہیں اس پر ضرور غور کریں۔

اللہ رکھا معرفت مولوی احمد یار برانڈرتھ روڈ اشاعت اسلام دفتر لاہور۔ دوسرا پتہ — چوک متی چنج گھر اندرون لوہاری گیٹ لاہور

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو حرارت دو تین دن سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ اور کچھ اعصابی تکلیف بھی رہتی ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گولڈ کوسٹ لیجسلیٹو اسمبلی میں احمدیوں کی کامیابی

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ گولڈ کوسٹ کی لیجسلیٹو اسمبلی میں ہمارے تین معتقد احمدی حضرات بطور ممبر منتخب ہوئے ہیں ہم جماعت احمدیہ مغربی افریقہ کو اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو مستقبل میں مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین (وکیل التبشیر ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۹ر اگست ۱۹۵۶ء

کیا خاک کوئی سمجھے نہیں ہے کہ یہ ہاں ہے

قسط نمبر ۲

سلسلہ کے لئے دیکھیں الفضل ۲۶ر اگست ۵۶ء

"پیغام صلح" نے اپنے اداریہ میں کہا ہے:۔

"خدا کا مقرر کردہ خلیفہ" فی الحقیقت حضرت مسیح موعودؑ تھے۔ جو منہاجِ نبوت پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ بن کر آئے۔ آپ کے بعد خلافت اس انجمن کی ہے۔ جو آپ نے اپنی زندگی میں بنائی۔ اور "الوصیت" میں اسے "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین" قرار دیا۔ وہ انجمن اب لاہور میں ہے جو بقول حضرت مولانا نور الدین "بہ ہیئت مجموعی خلیفۃ المسیح" بن کر خدا کے مامور کی جانشینی کا حق ادا کر رہی ہے۔ یہ ہے "دو ٹوک فیصلہ" کیا اس کے بعد بھی "الفضل" کو کسی اور فیصلہ کی ضرورت ہے؟" (پیغام صلح ۲۰ر اگست ۵۶ء)

"پیغام صلح" نے اپنے اس نظریہ کا کہ انجمن ہی خلیفۃ المسیح ہے اور وہ انجمن اب لاہور میں ہے، کوئی ثبوت نہیں دیا۔ حالانکہ وہ پہلے یہ مان چکا ہے۔ کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب رضؓ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ تھے۔ ہم یہاں صرف انجمن کے خلیفۃ المسیح ہونے کا سوال لیتے ہیں۔ "پیغامیوں" کو اس امر میں کہ انجمن ہی خلیفۃ المسیح ہے۔ ضمیمہ متعلق رسالہ الوصیت کی ایک عبارت سے دھوکا لگا ہے۔ یا یہ ہے کہ وہ اس عبارت سے خود غلط فہمی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ عبارت ضمیمہ مذکور کی شق ۱۳ پر مشتمل ہے۔ جو حسب ذیل ہے:۔

شق نمبر ۱۳۔ "چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیاداری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا۔ اور اس کے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں۔" (الوصیت صفحہ ۱۲)

اس عبارت سے پیغامی یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ انجمن خلیفۃ المسیح ہے۔ اب ذرا اسی ضمیمہ کی شق اول ملاحظہ ہو۔ جو حسب ذیل ہے:۔

شق اول۔ "اول یہ کہ جب تک انجمن کارپرداز مصالح قبرستان اس امر کو شائع نہ کرے۔ کہ قبرستان باعتبار لوازم ضروری کے من کل الوجوہ تیار ہو گیا ہے۔ اس وقت تک جائز نہ ہوگا۔ کہ کوئی میت جس نے رسالہ الوصیت کے شرائط کی پابندی کی ہے۔ قبرستان میں دفن کرنے کے لئے لائی جائے۔ پل وغیرہ لوازم ضروریہ کا پہلے تیار ہو جانا ضروری ہوگا۔ اور اس وقت تک میت ایک صندوق میں امانت کے طور پر کسی اور قبرستان میں رکھی جائے گی۔"

(الوصیت صفحہ ۲۸)

اب یہ ایک عام اور مقررہ قانونی قاعدہ ہے۔ کہ جب ایک لفظ کی اصطلاحی تشریح کر دی گئی ہو۔ تو اس تحریر میں جہاں جہاں بھی وہ اصطلاح استعمال ہوگی۔ اس کے بعینہ وہی معنے لئے جائیں گے۔ جو اس عبارت میں مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ ورنہ تمام عبارت بے معنی ہو جائیگی۔ اسی لئے یہاں "انجمن" کے معنی "انجمن کارپردازان مصالح قبرستان" ہی لئے جائیں گے۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں۔ تو ضمیمہ مذکورہ کی شق ۱۳ میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ "چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے" اس میں انجمن کے معنی سیاق و سباق کے مطابق یہ ہوں گے۔ کہ "انجمن کارپرداز مصالح قبرستان"۔ کیا کوئی نادان سے نادان بھی اس سے یہ معنی نکال سکتا ہے۔ کہ "انجمن کارپرداز مصالح قبرستان" خلیفۃ المسیح ہے۔ یعنی کیا "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کی بعثت صرف "مصالح قبرستان" کی کارپردازی کے لئے ہوئی تھی؟ "الوصیت" یعنی جو احمدی وصیت کرے۔ وہ ایک خاص قطعہ زمین میں دفن کیا جائیگا۔ جو "بہشتی مقبرہ" کہلائے گا۔ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاموں میں سے جو آپ نے تجدید و احیائے دین کے لئے کئے ایک کام تھا۔ آپ نے تو ایسے ایسے ہزاروں کام کئے۔ اور اتنے عظیم کام کئے۔ کہ پہلے نہیں کئے گئے تھے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے غور فرمایئے۔ کہ اگر آپ تالیف و تصنیف کی ایک مجلس قائم کرتے ہیں۔ یا اور کسی کام کو باحسن طریق سرانجام دینے کے لئے کوئی ادارہ بناتے ہیں۔ تو کیا ایسی مجلس یا ادارہ خلیفۃ المسیح بن جائیگی۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ "پیغامیوں" کو لفظ "جانشین" سے دھوکا لگتا ہے۔ وہ خود فریبی سے یا دوسروں کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے جانشین کے معنی "وارث" کے کرتے ہیں۔ حالانکہ یہاں اس لفظ کے یہ معنی کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ یہ تو پیغامیوں کو بھی اعتراف ہے۔ کہ یہ "انجمن" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حین حیات ہی میں بن گئی تھی۔ اب اگر اس لفظ کے معنی وہ لئے جائیں۔ جو ہمارے "پیغامی" دوست کرتے ہیں۔ تو اس کے معنی یہ ہوں گے۔ کہ یہ انجمن حضور اقدس علیہ السلام کے جیتے جی ہی آپ کی وارث ہو گئی تھی۔ یعنی خلیفۃ المسیح بن گئی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ضمیمہ کی شق ۱۳ میں "جانشین" کا لفظ "وارث" کے معنی میں استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ "نمائندہ" کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ مگر ذہنی کجی کی وجہ سے اس کے معنی وارث کے بنا لئے گئے ہیں۔ اس معنی میں جو بھی خلیفہ وقت ہوگا۔ انجمن اس کی اس کام کے لئے جانشین یعنی نمائندہ ہوگی۔ جس کام کے لئے انجمن قائم کی گئی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی عبارت میں جو "پیغام صلح" نے اپنے اداریہ میں نقل کی ہے۔ اور ہم نے بھی اس سے اپنے گذشتہ اداریہ میں نقل کر دی ہے۔ اگر اس کو بغور پڑھا جائے۔ تو وہ "نکتۂ معرفت" جو حضرت خلیفہ اول رضؓ باغی طبع ارکان انجمن کو سمجھانا چاہتے ہیں۔ آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ خلیفہ تو اللہ تعالےٰ ہی مقرر کرتا ہے۔ اور اس کی خلافت کی حفاظت کے لئے جو ان حالات میں ضروری تھا۔ اللہ تعالےٰ نے انجمن کو بھی بحیثیت مجموعی باندھ کر اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی بیعت کرا دی ہے۔ یہ اس لئے ضروری تھا۔ کہ "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت المسیح کی بنیاد اول اول قائم ہو رہی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے باوجود انجمن میں باغی عنصر موجود ہونے کے یہ حکمت کی۔ کہ باغی عنصر کے بھی منہ بند کر دیئے۔ اور ان کو بھی باندھ کر اپنے مقرر کردہ خلیفہ کا مطیع و منقاد بنا دیا۔ جماعت اس وقت کمزور تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرتا۔ تو ایسے فتنے اٹھتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تمام کام نعوذ باللہ انتشار کا شکار ہو جاتا۔

الوصیت کی حسب ذیل عبارت ملاحظہ کیجیئے:۔

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخمریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے۔ اور صحابہ رضؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا۔ جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم و لیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا۔ جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے۔ اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔ سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

فتنہ منافقین کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مخلصین جماعت کے خطوط

قریشی ضیاء الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ کا خط

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین مصلح الموعود مظہر الحق والعلاء ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالوہاب کے الفاظ کہ (حضرت مسیح موعود نے تو اپنی اولاد کے لئے دنیا کی دعا مانگی تھی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر گئے) سے مجھے سخت روحانی تکلیف ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ الفاظ واقعات کے خلاف اور بے بنیاد ہیں۔ گویا عبدالوہاب کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام (نعوذ باللہ) ایک دنیاوی کام کرنے آئے تھے۔ اور دنیاوی جماعت پیدا کرنے آئے تھے۔ (نعوذ باللہ)

میں چونکہ اس معاملہ میں موقعہ کا گواہ ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر میں اپنا حلفی بیان ذیل میں پیش کرتا ہوں:-

حضرت والد صاحب نے ۱۹۰۹ء میں مجھے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی چوتھی جماعت میں داخل کرایا۔ عبدالحی صاحب مرحوم حضرت خلیفہ اول رضؓ کے بڑے صاحبزادے میرے کلاس فیلو اور بڑے گہرے دوست تھے۔ ان کے ساتھ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر جانے ان کی مجلسوں میں بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا اکثر اتفاق ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے خطبات و تقریریں بھی سنیں اور قرآن کریم کے درسوں کے نوٹ آخر تک اپنی قلم سے لکھے۔ آخری چار درس حضرت نے اپنے گھر میں دیئے تھے۔ کیونکہ آپ اس قابل نہیں تھے کہ مسجد تک جا سکیں۔ اچھی طرح یاد ہے کہ وہ درس لیٹے لیٹے دیئے تھے بہت مختصر ہوتے تھے ان درسوں کے آخر میں یہی فرمایا کرتے تھے کہ میرا آخری وقت ہے۔ میں اپنے بچوں کو آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ فقرہ کچھ ایسے انداز میں فرماتے تھے۔ کہ سب حاضرین مجلس آبدیدہ ہو جاتے تھے۔ ان درسوں میں کبھی ایک دفعہ بھی یہ نہیں کہا تھا۔ کہ میں اولاد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں:-

(۲) اس کے علاوہ ایک بہت اہم معاملہ ہے جس کی نسبت بھی اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر اپنا حلفی بیان ذیل میں پیش کرتا ہوں۔

مجھے ایک معاملہ میں ۱۵ یا ۱۶ جولائی ۱۹۵۶ء یعنے پچھلے مہینہ میں عبدالوہاب سے گفتگو کرنا پڑی۔ مختصر سی گفتگو کے بعد میں میاں شریف احمد صاحب کی مزاج پرسی کے لئے سامنے رتن باغ چلا گیا۔ چند منٹ کے بعد واپس آیا۔ تو میں نے میاں عبدالوہاب صاحب سے کہا کہ میاں صاحب بہت ہی کمزور اور نحیف ہو گئے ہیں۔ ہماری فٹ بال کی ٹیم کے کیپٹن تھے۔ نہایت اعلیٰ صحت تھی:-

اس پر عبدالوہاب نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کی مالی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ اور وہ لوگوں کا روپیہ لے کر کھا گئے ہیں۔ میاں بشیر احمد صاحب بھی اس جرم میں شریک ہیں۔ کیونکہ وہ ان کو لوگوں کا روپیہ لے کر دیتے رہے ہیں۔

اس کے علاوہ ان کے بڑے بھائی جو حضرت خلیفۃ المسیح اور امیر المومنین اور مظہر الحق والعلاء اور کیا کیا کچھ کہلاتے ہیں۔ ان کا بھی یہی حال ہے۔

اس پر حضور نے فرمایا ہے

"لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

(مرزا محمود احمد)

میں نے کہا کہ وہ کیسے تو عبدالوہاب نے کہا کہ آپ تو قادیان میں مدت تک پڑھتے رہے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ کے گھر بھی آپ کا آنا جانا تھا۔ آپ کو بخوبی علم ہے۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کا کتنا بڑا نام تھا۔ اور کہا کہ کسی پیر نے اپنے مرید کی اتنی تعریف نہیں کی۔ جتنی کہ حضرت مسیح موعود نے حضرت خلیفہ اول کی کی ہے۔ موجودہ خلیفہ صاحب ان کے نام کو مٹا رہے ہیں۔ میں نے کہا وہ کیسے وہ کہنے لگے کہ نور ہسپتال کا نام بدل کر فضل عمر ہسپتال کر دیا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ اس کا نہایت معقول جواب حضرت اقدس کی طرف سے دے دیا گیا ہے۔ عبدالوہاب نے کہا نامکمل جواب دیا گیا ہے۔ نور ہسپتال کے نام سے یہ لوگ روپیہ لے کر کھا گئے ہیں۔ جب وہ روپیہ ہضم کر چکے تو انجمن نے نام بدلنے کی تجویز پیش کر دی۔ اور حضرت صاحب نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ جب حضرت صاحب کو علم تھا کہ انجمن روپیہ لے کر کھا گئی ہے۔ تو انہوں نے ایسی منظوری کیوں دی۔

(حضور نے فرمایا ہے جماعت اس بات کو جانتی ہے کہ نور ہسپتال کے نام پر پارٹیشن کے بعد انجمن نے کوئی روپیہ جماعت سے نہیں لیا۔ اور یہ بات اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد اول درجہ کی کذاب ہو چکی ہے۔ ہر احمدی چونکہ اپنے چندہ سے واقف ہے۔ اس لئے جانتا ہے کہ اگر یہ شہادت صحیح ہے تو حضرت خلیفہ اول رضؓ کی اولاد کذاب ہے)

زندگی میں پہلی بار میں نے ان سے اس قسم کی باتیں سنیں اور میں ان باتوں کے سننے کو تیار نہ تھا اس لئے مجھے سخت صدمہ ہوا اور میں وہاں سے فوراً چلا آیا۔ دل میں خیال کیا کہ عبدالوہاب تو حضرت صاحب کا بہت قریبی رشتہ دار ہے۔ اور حضرت صاحب نے اس خاندان سے سلوک بھی بہت شاندار کیا ہے اس کو کیا ہو گیا ہے۔ خیال آیا کہ ان سب باتوں کی رپورٹ حضور کی خدمت عالی میں پہنچا دوں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ حضور کو ان باتوں سے روحانی اذیت ہو گی۔ اور میں کوئی آرام تو حضور کو پہنچا نہیں سکتا تکلیف بھی کیوں پہنچاؤں۔ مگر چند دن کے بعد جب ان کی منافقت طشت از بام ہو گئی۔ تو میں سمجھا کہ وہ الفاظ محض اتفاقیہ کلمات نہیں تھے بلکہ ایک گہری سازش اس کے پیچھے کام کر رہی تھی:-

حضور کی شان تو واقعات سے ثابت ہے حضور کے کام کا ریکارڈ نہایت شاندار ہے میرا ایمان ہے کہ احمدیت کی آئندہ ترقی بھی حضور کے بابرکت وجود سے وابستہ ہے میں اور میرے بال بچے حضور کے فدائی ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار ضیاء الدین احمد قریشی ایڈووکیٹ
الٰہ آباد

لئیق احمد صاحب کا مشرقی افریقہ سے خط

بحضور پُر نور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے حضور پُر نور بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ الفضل کے تازہ پرچہ جات میں منافقین کی شرمناک کارروائیوں کے متعلق حضور پُر نور کے اعلانات پڑھے جو بہت صدمہ کا موجب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور اقدس کی ذات کو ایسے لوگوں کے حملوں سے ہر دم محفوظ رکھے۔ اور ان کو نامراد کرتا ہوا حضور پُر نور کو صحت کاملہ کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائے آمین ثم آمین

اس امر کا قلق ہے کہ ان لوگوں نے ایسے وقت میں ایسی مکروہ حرکات کیں۔ جبکہ حضور پُر نور علیل ہیں۔ حضور پُر نور کو بیماری کی حالت میں بجائے کوئی آرام اور سکھ پہنچانے کے ان بدخواہوں کو یہی توفیق ملی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پسر موعود اور جماعت احمدیہ کے افراد کو پریشان کریں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے اور جلدی توبہ کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ حضور پُر نور کو ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے آمین ثم آمین۔

خاکسار حضور کا غلام لئیق احمد

چوہدری غلام اللہ صاحب کا امریکہ سے اخلاص نامہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پاکستان سے آمدہ الفضل کا مطالعہ کرنے پر اللہ رکھا اور اس کے شریک کار لوگوں کی شرارتوں کا علم ہوا۔ دل کو اذیت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کا محافظ و ناصر ہو۔ آمین دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے محسن کے خلاف سازشیں اور شرارتیں کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے ارادوں میں ناکام و نامراد کرے۔ اور حضور کے زیر سایہ احمدیت اور احمدی ترقی کریں آمین

میں اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی طرف سے حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کی غلامی اور اطاعت کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ہر آن اپنی حفاظت میں رکھے آمین اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین حضور میری ترقی ایمان کے لئے دعا فرمائیں جب سے اس فتنہ کی خبر سنی ہے حضور کی صحت کے لئے اور زیادہ دعائیں شروع کر دی ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین

خاکسار غلام اللہ

سید محمد علی شاہ صاحب منٹگمری کا ایک خواب

جان سے پیارے آقا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ قائم رکھے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں نے ۱۸۹۸ء یا ۹۹ء میں خواب دیکھا۔ کہ مکہ شریف کے جنگل میں ہوں (یہ حالت اس وقت کی نظر آئی۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ کر آتے ہیں) وہاں ایک جھگی پڑی ہوئی تھی۔ جیسی خربوزوں وغیرہ کی رکھوالی کرنے والے اپنے کھیت میں بنالیتے ہیں۔ اس جھگی کے دروازے پر ایک بزرگ چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا۔ ان بزرگ نے وعلیکم السلام کہہ کر مصافحہ کیا۔ مجھے تفہیم ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اتنے میں ایک نوعمر جوان تشریف لائے۔ جن کے چہرہ مبارک پر سبزہ کا آغاز تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا۔ جانتے ہو یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا۔ یاد رکھو۔ یہ میرا بیٹا اسماعیل ہے۔ پھر جاگ آگئی۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک دو خوابوں اور نشانات کو دیکھ کر مارچ ۱۹۰۸ء میں بیعت کی۔ اسی وقت میں لاہور ایس۔ وی۔ کلاس میں پڑھتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب اظہر اور مولوی برکت علی صاحب لائق میرے ہم جماعت تھے۔ میں قادیان نہیں گیا تھا۔ حضور نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پائی۔ مولوی محمد علی صاحب اظہر اور بندہ دونوں جولائی ۱۹۰۸ء میں قادیان گئے۔ (محمد علی اظہر صاحب اور میں دونوں ایک سکول میں مدرس لگ گئے تھے) وہاں مسجد مبارک میں عصر کی نماز کے وقت حضور تشریف لائے۔ وہی سبزہ کا آغاز تھا۔ وہی حسن وحیا۔ مولوی محمد علی صاحب اظہر نے پوچھا۔ جانتے ہو یہ کون ہیں۔ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے کہا۔ کہ حضرت صاحب کے بیٹے میاں محمود ہیں۔ میری نظر میں ہو بہو وہ خواب والی حضرت اسماعیلؑ کی شکل آگئی۔ میں نے حضرت مولوی صاحبؓ کی بیعت کی۔ ۱۹۱۳ء میں میں لائل پور میں ایک پرائمری سکول میں مدرس تھا۔ "پیغام صلح" میرے نام آتا تھا۔ کہ اچانک "خلیفہ کی ضرورت نہیں" کا ٹریکٹ پہنچا۔ اس سے تیسرے چوتھے دن اخبار میں نکل آیا۔ کہ "ہائے نور الدین چل بسا" اس کے بعد تو اخبار میں زور شور سے خلافت اور حضور کے خلاف لکھا جانے لگا۔ اخبار کے زہریلے پراپیگنڈے کے اثر سے دو سال بیعت نہ کی۔ ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کی بیعت کے لئے لاہور گیا۔ مولوی صاحب ایبٹ آباد گئے ہوئے تھے۔ دوسری دفعہ گیا۔ شام کو درس قرآن ہو رہا تھا۔ درس کے بعد الفضل آیا۔

. . . .

. . . . . خواجہ کمال الدین صاحب اور خلیفہ رجب الدین صاحب اور کئی اصحاب تھے۔ وہ حضور کے خلاف ایسی باتیں کر رہے تھے۔ کہ مجھ میں برداشت کی طاقت نہ رہی۔ حالانکہ میں گیا ہی بیعت کے لئے تھا۔ مسجد سے اٹھ کر باہر چلا۔ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی میرے دوست تھے۔ پوچھنے لگے۔ کہاں چلے ہو۔ بیعت کرلو۔ میں نے کہا کہ ذرا باہر جارہا ہوں۔ وہاں سے چھوٹتے ہی سیدھا سٹیشن پر آیا۔ گاڑی میں سوار ہوا۔ رستے میں تین باتیں دماغ میں آئیں۔

۱۔ مجھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیعت سے بہت دیر پہلے خبردار کیا تھا۔ کہ میرا بیٹا اسماعیل ہے۔ کنعان بن نوح نہیں۔ یہ سچا ہوگا۔ خبردار اس کی متابعت سے سر نہ پھیرنا۔

۲۔ حضرت مولوی صاحب علیہ الرحمۃ کو اہل پیغام مجبور کرتے رہے۔ کہ اپنے بعد خلیفہ مقرر فرمادیں۔ حضور یہی فرماتے رہے۔ خلیفہ بنانا میرا کام نہیں۔ خلیفہ خود خدا بناتا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ نے اسے جس کو چاہا۔ خلیفہ بنادیا۔

۳۔ اہل شیعہ کو ہم اسی وجہ سے ملعون کرتے ہیں۔ کہ خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ بنادیا۔

میں نے گھر پر پہنچتے ہی سب سے پہلا کام جو کیا۔ وہ پہلے گناہوں کی توبہ اور بیعت خلافت کے لئے خط تھا۔ جو حضور کی خدمت میں گیا۔ حضور والا۔ جنہوں نے خواب میں بیعت سے بھی بہت پہلے اسماعیل کی بشارت پائی ہو۔ وہ اللہ رکھا جیسے منافقوں کے جھانسے میں کہاں آسکتے ہیں۔ ہمیں ۵۳ء کے فسادات بھی جن میں جان تک سے ناامید ہوگئے تھے۔ حضور کی غلامی سے جدا نہ کرسکے۔ اللہ رکھا جیسے ہم پر کیا اثر ڈال سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

حضور کی دعا کا محتاج۔ سید محمد علی شاہ ریٹائرڈ افسر لازمی تعلیم منٹگمری حال چک ۹۔ ٹی ڈی اے تحصیل بھکر ضلع میانوالی۔

بشیر الدین صاحب عباسی کراچی کا خط

سیدنا ومولانا پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضور کے فرمان کے مطابق میں حضور سے مرنے والا معاہدہ کرتا ہوں۔ اور بقائمی ہوش وحواس اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد نامہ لکھتا ہوں۔ کہ میں ہمیشہ ہمیش خلافت ثانیہ سے وابستہ رہوں گا۔ اور کبھی بھی جب تک جان میں جان ہے۔ احمدیت سے ایک لمحے کے لئے بھی الگ نہ ہوں گا انشاء اللہ۔

حضور دعا فرمائیں۔ کہ اللہ کریم مجھے اپنے خاص فضل سے خلافت سے اور احمدیت سے وابستہ رکھے۔ اور میرے پاؤں میں ایک ذرہ سی بھی لغزش نہ آنے پائے۔ آمین

(نوٹ) میں نے زندگی وقف کرنے کیلئے کچھ اپنی ناچیز خواہشات کا اظہار کیا تھا۔ اب میں ایک کا بھی خواہشمند نہیں۔ جو حضور فیصلہ فرمائیں گے مجھے منظور ہے۔

حضور کا ادنیٰ غلام بشیر الدین عباسی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ لالوکھیت وسیکرٹری مال۔

اشفاق حسین صاحب کا خط

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں شیخ الطاف حسین صاحب احمدی مرحوم آف انچولی ضلع میرٹھ (جو کہ بیعت کے بعد حضور کے قدموں میں ہجرت کرکے قادیان میں ہی آگئے تھے۔ اور ۱۹۴۷ء تک وہیں مقیم رہے) کا بڑا لڑکا ہوں۔

پیارے آقا۔ اباجان مرحوم نے اپنی وفات کے قریب بطور وصیت کچھ جو نصائح تحریر فرمائیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر کے بعد فرمایا۔ کہ

"حضرت امیر المومنین فضل عمر المصلح الموعود آپ کے سچے جانشین اور خلیفہ ہیں۔ یہی ان تمام پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و بزرگان دین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے علم پاکر کیں۔ آپ کی کامل متابعت سے ہی اس وقت خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوسکتی ہے۔ پس جب تک جسم میں جان باقی ہے آپ کے دامن سے وابستگی ہی ذریعہ فلاح اور بہبودی ہے۔ اس دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ تا ساحل مراد پر پہنچ سکو"۔

[illegible] سے اباجان مرحوم کے خط کے مندرجہ بالا اقتباس کے ایک ایک لفظ سے متفق ہوں۔ نیز حضور سے عاجزانہ درخواستِ دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ اباجان مرحوم کی نسل کو تاقیامت ان الفاظ کی صحیح معنوں میں پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ تا سب کی دین ودنیا سنور جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔ آمین۔

پیارے آقا۔ میں آپ کے وجود کو موجودہ زمانے میں اسلام کا سب سے بڑا اور محفوظ قلعہ سمجھتا ہوں۔ اور ہمیشہ ہی اپنی جان ومال عزت اور اولاد سے بڑھ کر اسلام اور احمدیت کی ترقی کے ساتھ حضور پُرنور کی صحت اور سلامتی اور درازیٔ عمر کا اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو رہا ہوں۔

دعاؤں کا محتاج۔ حضور کا ادنیٰ غلام اشفاق حسین ۲/۷ بائزر ٹاؤن لائنز کراچی ۵۔

مکرم عبد الغنی صاحب رشدی قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا خط

سیدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے آقا۔ حضور کا پیغام الفضل میں پڑھ کر انتہائی رنج ہوا۔

غالباً گذشتہ سے پہلے یا اس سے پہلے جمعہ کی بات ہے۔ کہ اللہ رکھا جمعہ کے بعد مسجد ہی میں خاکسار کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا کہ مری کو کوئی بس وس یا کار وغیرہ جاتی ہے مجھے اسکی شکل کی طرف دیکھتے ہی کچھ نفرت سی ہوگئی۔ حالانکہ میں اس شخص کو جانتا بھی نہیں تھا۔ میرا دل نہیں چاہتا تھا۔ کہ اسے جواب دوں۔ استغفار بھی کرتا رہا۔ اور جواباً کہا۔ کہ ہاں کئی اڈے ہیں۔ ان سے بسیں مری جاتی ہیں۔ بس میرے اتنا کہنے کی دیر تھی۔ کہ یہ مجھ پر برس پڑا۔ کہ میں نے دیکھے ہیں۔ ایسے کئی قائد اور امیر۔ میں تو بڑوں بڑوں کو دیکھ رہا ہوں۔ ان کا قول کچھ ہے اور عمل کچھ۔ فائدہ کیا ہے ایسی احمدیت کا۔ مجھے یہ منافق اور جاسوس نظر آتا تھا۔ چنانچہ میں نے کسی دوست کو کہا بھی کہ یہ بہت چالاک آدمی ہے۔ حضور کا یہ ادنیٰ ترین خادم دست بستہ درخواست کرتا ہے۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری بیوی اور بچوں کی زندگی بھی حضور کو دیدے۔ اللہ تعالیٰ حضور کو ایسی صحت عطا فرمائے۔ کہ پھر جوانی کا سا کام سرانجام فرمادیں۔ اور اتنی لمبی عمر ہو۔ کہ حضور اپنی زندگی میں اسلام کے جھنڈے کو اکناف عالم میں سربلند دیکھیں اللّٰھم آمین۔ حضور کا یہ ادنیٰ ترین غلام دست بستہ التجا کرتا ہے کہ حضور ازراہِ شفقت اور ذرہ نوازی اپنے اس غلام کو اپنی مستجاب دعاؤں سے نوازتے رہیں۔ حضور کا ادنیٰ ترین غلام عبد الغنی رشدی قائد راولپنڈی۔ (ابن منشی فیض محمد صاحب مرحوم زیروی) P / ۶۷۶ سیدپور روڈ راولپنڈی

جمعدار فضل دین صاحب کا ایک خواب

سیدی و مولائی و مطاعی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدک اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور! مجھے آپ کی خلافت حقہ کے متعلق اس روز سے حق الیقین ہے۔ جب ابھی حضور خلافت کی مسند پر متمکن بھی نہیں ہوئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ۱۹۱۴ء بروز جمعہ ہوئی تھی۔ میں اس وقت مردان میں تھا۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک گاؤں قصبہ سلطان ونڈ ضلع امرتسر میں ہوں۔ جو امرتسر کے قریب ہے مجھے بتایا گیا کہ آج جمعہ ہے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم امرتسر میں سب سے اونچی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائیں گے۔ میں نے تیاری کی میں اونچی مسجد کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا مسجد میں پہنچا۔ مسجد اپنی فراخی میں بہت بڑی تھی۔ ہزارہا لوگ یہ سن کر کہ آج جمعہ کی نماز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھائیں گے۔ وقت سے بہت پہلے ہی پہنچ چکے تھے مسجد شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک بھری ہوئی تھی۔ مجھے سب سے اخیر کی صف میں جگہ ملی۔ جب نماز کھڑی ہوئی۔ اور صفیں درست کی جا رہی تھیں۔ تو میں نے دیکھا کہ میری صف سے اگلی صف کے کئی لوگ واپس نکل رہے ہیں۔ جیسے وضو ٹوٹنے کے بعد لوگ دوبارہ وضو کرنے کے لئے پچھلی طرف نکلتے ہیں اپنی صف سے اگلی صف کی طرف بڑھا۔ پھر اگلی صف سے بھی کچھ لوگ پیچھے نکل گئے اور میں آگے بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ میں پہلی صف میں بالکل امام کے پیچھے پہنچ گیا۔ تو امام نے سورہ فاتحہ کے بعد قرأت شروع کی۔ وہ پیاری آواز اب بھی کبھی جب مجھے خواب یاد آتا ہے۔ میرے کانوں میں گونج جاتی ہے۔ اور قرأت یہ تھی۔ ق۔ والقرآن المجید۔ بل عجبوا ان جاءھم منذر منھم فقال الکافرون ھذا شیء عجیب۔ جب نماز ختم ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ نماز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی ہے۔ امام صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور لوگ جوق در جوق مصافحہ کے لئے بڑھے۔ میں حضور کی چھاتی کے عین سامنے کھڑا تھا۔ میں نے بھی مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھائے مگر حضور دوسرے لوگوں سے مصافحہ کرتے جاتے تھے اور مجھے کنکھیوں دیکھتے جاتے تھے مجھے یہ دیکھ کر آپ دوسرے تمام دوستوں سے مصافحہ فرما رہے ہیں۔ اور میرے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر میرے ساتھ مصافحہ نہیں کر رہے۔ مجھے رقت پیدا ہوئی اور میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب سب سے فارغ ہو گئے تو میرے ساتھ مصافحہ فرمایا تو میں نے رقت بھری آواز میں درخواست کی۔ حضور میری ایک عرض ہے اور وہ یہ کہ مجھے چھاتی سے لگائیں۔ آپ نے مجھے بہت زور سے چھاتی سے لگایا۔ آپ قد و قامت میں اتنے لمبے تھے کہ جب آپ سامنے کھڑے تھے تو میرا سر آپ کی ناف تک پہنچتا تھا۔ اور آپ کی شکل ایسی تھی جیسی مفتی محمد صادق صاحب کی جوانی میں شکل تھی۔

جب آپ کے انتخاب پر قادیان میں . . . . جماعت احمدیہ نے بیعت کی تو میں مردان میں تھا۔ کیونکہ ممبران جماعت احمدیہ مردان تمام قادیان آئے ہوئے تھے اور میں وہاں مستورات اور بچوں کی نگرانی کر رہا تھا۔ مجھے یہ سن کر کہ تمام جماعت نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ مجھے یقین ہوا کہ وہ آپ ہی حضرت ابوبکرؓ کے مثیل ہیں میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی مجلس میں لاہور احمدیہ بلڈنگ میں حضور کی آخری تقریر سنی۔ حضور کے ساتھ نماز ظہر و عصر پڑھی آج تک حضور کے دعوے کے متعلق کوئی وسوسہ نہیں بلکہ شرح صدر ہے۔ اسی طرح حضور! آپ کی خلافت پر مجھے ہر طرح شرح صدر ہے۔

حضور کا خادم الخدام طالب دعا
جمعدار فضل دین محلہ دارالرحمت ربوہ

مکرم رحیم بخش صاحب ملتان شہر کا خواب

سیدی و مولائی امیر المومنین ایدک اللہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سیدی۔ حضور کی خلافت کے بارے میں شبہ کو شک کیسے ہو سکتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور کی صداقت کے لئے نمایاں اور خوش کن نظائر کا مشاہدہ کراتا ہے۔ اسی ضمن میں ایک خواب پیش خدمت ہے:۔

سنہ ۱۹۲[illegible]ء کے اوائل کی بات ہے گو خاکسار حضور کی بیعت سے مشرف ہو چکا تھا مگر ابھی تک پیغامیوں کی طرف سے پیدا کردہ اعتراضات کا اثر دماغ میں باقی تھا اور میرا دل مابین یقین و تشکیک تھا۔ تو خداوند تعالیٰ کی درگاہ کی طرف رجوع کیا اور نہایت لجاجت کے ساتھ متواتر دعا کی کہ خداوند عالم تو نے محض اپنے فضل سے مسیح موعود کی شناخت کی توفیق دی ہے۔ اب اپنے فضل سے تو یہ ظاہر فرما کہ جماعت کے دونوں فریقوں میں حق پر کون ہے؟ پیغامی یا جماعت قادیان؟ تو حضور! میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ بندہ ایک غیر آباد، ویران کھنڈرات سے گذر رہا ہے۔ اور مشرق کی طرف جا رہا ہے شام کا وقت ہے گویا عصر اور مغرب کے بین بین وقت ہے اور جھٹ پٹا سا ہو چکا ہے۔ اسی اثناء میں مشرق کی طرف ایک عظیم الشان اور بلند مینارہ نظر آتا ہے۔ اور مینارہ کے عین اوپر تین چار روز کا چاند روشن ہے۔ میں اپنے دل میں حیران ہوتا ہوں کہ اول تو عصر اور مغرب کے درمیان ابتدائی دنوں کا چاند روشن اور دکھائی ہی نہیں دیتا۔ دوسرے یہ چاند مشرق میں بلند ہو رہا ہے۔ یہ عجیب چاند ہے۔ میں کافی دیر تک حیرت و استعجاب کے ساتھ اس چاند کو دیکھتا رہا۔ اسی اثنا میں دیکھا کہ چاند کے عین درمیان سے ایک ستارہ نمودار ہوا ہے۔ اور جوں جوں شام کا اندھیرا بڑھ رہا ہے۔ اس ستارہ کی روشنی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہاں تک کہ کافی وقت ہو گیا ہے اور اس ستارہ کی روشنی سے ایک عالم منور ہو رہا ہے۔

اسی اثناء میں ایک دیہاتی طرز کا آدمی جانب جنوب سے آتا دکھائی دیا جو معمولی سادہ کپڑوں میں ملبوس، چہرہ نورانی اور باریش تھا۔ جب سامنے آیا۔ تو کہنے لگا جانتے ہو یہ مینارہ کونسا ہے؟ یہ مینارہ قادیان کا منارۃ المسیح ہے اور یہ چاند حضرت مسیح موعود اور یہ ستارہ محمود ہے۔ جو عین چاند کے درمیان روشن ہے۔

اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو صبح کے چار بجے تھے۔ اور دل ہشاش بشاش تھا۔

میں خدائے واحد و قہار کو حاضر و ناظر جان کر بیان کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ بیان کیا ہے۔ وہ عالم رویا میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا ہے۔ اور اس میں میں نے کوئی بات اپنے پاس سے نہیں ملائی حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عاقبت بالخیر کرے اور حسنات دارین سے نوازے

خاکسار مولوی رحیم بخش عفی اللہ عنہ
کلرک ضلعوار
ملتان شہر

بکٹ گنج مردان سے ایک خط

ذیل میں شیخ نیاز دین صاحب، محمد ابراہیم صاحب، نذیر احمد صاحب اور مشتاق احمد صاحب جنرل مرچنٹس بکٹ گنج مردان کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا ہے۔ اور جس میں اللہ رکھا کے مردان آنے اور چکنی چپڑی باتیں کرنے کا ذکر کیا ہے۔ سب احمدیوں کو اس قسم کی چکنی چپڑی باتوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہایت عاجزانہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت سلامت رکھے اور خداوند کریم آپ کو لمبی عمر عطا فرماوے۔

حضور والا اخبار الفضل میں حضور پر نور کا ارشاد پڑھا سخت صدمہ پہنچا ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر گواہی پیش کرتے ہیں۔ کہ ہم نے آج تک اللہ رکھا کا نام تک نہیں سنا تھا۔ ہم نے محض ایک احمدی سمجھ کر اس کو دو رات رہنے دیا۔ ورنہ ہم کو کوئی علم نہ تھا کہ یہ ایسا منافق اور شر انگیز ہے۔ ورنہ ہم اس کو اپنے نزدیک نہ آنے دیتے۔ اسکے التجا ہے حضور پر نور ہمیں معاف فرماویں اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ رکھا عید الفطر کے قریب مردان مسجد احمدیہ میں آیا اس نے یہاں جمعہ کی نماز بھی ادا کی اور اس نے بعد از نماز جمعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظمیں بھی پڑھیں اور پنجابی زبان میں تقریر بھی چند منٹ کی۔ اور قاضی محمد یوسف صاحب نے غریب تصور کر کے مقامی چندہ سے دس روپیہ عطا کئے۔ اسلئے نہایت عاجزی سے التجا ہے حضور ہمیں معاف فرماویں۔ آگے ایسے منافق کا خیال رکھا جاوے گا۔ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ ایسے شر انگیز سے محفوظ رکھے۔ حضور ہماری دینی و دنیاوی کمزوریوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام

حضور کی دعا کے محتاج
شیخ نیاز دین، محمد ابراہیم، نذیر احمد
مشتاق احمد جنرل مرچنٹ مردان
بکٹ گنج بازار

بشیر احمد صاحب پشاور کینٹ کا خط

پیارے خلیفۃ المسیح

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرچہ بندہ دل ہی دل میں اکثر آپ کی عقیدت مندی کے عہدو پیمان باندھتا رہتا ہے۔ مگر خط اس وجہ سے نہیں لکھتا تا آپ کے قیمتی وقت کے چند لمحات ضائع ہونے سے بچ جائیں۔ لیکن اب زیادہ صبر نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ضرور آپ کو اپنی نصرت اور حفاظت میں رکھے گا۔ وہ آپ کی ہمت عزم اور ارادوں کو پہلے سے بھی زیادہ استقامت اور بلندی بخشے گا۔

کسی پرانے الحکم میں پڑھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے ان کے جنازے کے پاس روتے روتے کہا تھا کہ اگر کوئی مجھے مسیح موعود علیہ السلام کی چھوٹی لڑکی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو کہے۔ تو مجھے ہرگز انکار نہ ہوگا۔ (لیکن ایک ہاتھ پر اکٹھا ہونا ضروری ہے) پس نہایت افسوس آتا ہے کہ میاں عبدالوہاب کے دل میں اپنے باپ کے ایمان کا ہزارواں حصہ بھی موجود نہیں (آپ نے بہت کمی کا اظہار کیا ہے ان میں کروڑواں حصہ بھی موجود نہیں (آپ نے بہت کمی کا اظہار کیا ہے ان میں کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ اگر باپ کے ایمان کا کروڑواں حصہ بھی ہوتا تو شاید بچ جاتے اور ممکن تھا کہ ولی اللہ ہو جاتے مگر یہ تو باپ کے دشمن ہیں) اور مسیح موعود کی لڑکی تو درکنار بڑے لڑکے کے متعلق کہ جس کی قابلیت اور ذہانت کا سکہ دنیا مان چکی ہے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

ایک صحابی کی زبانی میں نے سنا ہے کہ ایک دفعہ خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے فرمایا کہ میاں صاحب (یعنی حضور) اکثر سورہ فاتحہ کی تفسیر کیا کرتے ہیں لیکن آج ہم بھی اس سورہ کی ایک تفسیر بیان کرتے ہیں اس سورہ میں شدّ بھی آتا ہے اور مدّ بھی۔ اسلئے میاں صاحب (کی خلافت) کا زمانہ بڑے شدّ ومدّ والا ہوگا۔ پس ایک طرف باپ شدّ ومدّ کی پیشگوئی فرماتا ہے لیکن دوسری طرف بیٹا اس شدّ ومدّ کو دیکھ نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی ہے۔

ایک دوسرے صحابی مرزا رمضان علی صاحب مرحوم رضؓ جو خلافت ثانیہ کے اجراء کے وقت خان بہادر غلام حسن خاں صاحب مرحوم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے غیر مبائع ہو گئے تھے۔ وہ سنایا کرتے تھے کہ جس دن سے وہ خلافت ثانیہ سے علیحدہ ہوئے۔ ان کی راتوں کی نیند مفقود ہو گئی اور گریہ و زاری کے باوجود سلسلۂ کشف والہام بند ہو گیا اور یہ کیفیت ۱۵ برس تک جاری رہی۔ آخر ایک رات رویا میں دیکھا کہ مسیح موعودؑ نے موٹر میں انہیں اپنے ساتھ بٹھایا ہوا ہے۔ اور کہیں جا رہے ہیں۔ راستہ میں لاہور آیا مسیح موعودؑ سے عرض کی۔ یہاں رک جاتے ہیں۔ تاکہ کچھ آرام کر لیں اور احباب سے مل کر نماز ادا کر لیں۔ مسیح موعود نے فرمایا۔ نہیں ہم لاہور نہیں ٹھہرتے اب ہم سیدھے قادیان جا کر ہی نماز پڑھیں گے۔ اس رویاء سے انہیں ہدایت نصیب ہوئی۔ اور دوسرے دن آپ کی بیعت کر لی۔ اور کشوف والہام کا سلسلہ دوبارہ جاری ہو گیا۔

اگر ہم دیگر مشاہدات سے آنکھیں بند کر لیں تو بھی ہمارے اپنے نفس آپ کی حقانیت کے گواہ ہیں۔ جب ہم آپ کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ ہماری ساری دعاؤں میں اثر ڈال دیتا ہے۔ اور ہمیں غیر معمولی یکسوئی اور عرفان عطا کرتا ہے۔

پس شکر گذاری کا تقاضا ہے کہ گھر میں آئے ہوئے نور سے ہم فائدہ اٹھائیں اور موجودہ خلیفہ کے دامن سے چمٹ جائیں اور اس کی صحت اور زندگی اور کامیابی کی دعائیں مانگتے رہیں اور نمو ہوم نعروں کا خیال چھوڑ دیں۔ اور ناشکری نہ کریں تاکہ کہیں اللہ تعالیٰ کے انعامات سے محروم نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

محتاج دعا بشیر احمد ولد عبدالمجید

مکرم محمد اسمٰعیل صاحب چنیوٹ کا خط

سیدی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

حضرت بابا حسن محمدؐ صاحب مرحوم والد مولوی رحمت علی صاحب مبلغ انڈونیشیا میری بیوی سردار بیگم مرحومہ کو قرآن مجید باترجمہ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت بابا جی نے درس حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا ایک واقعہ سنایا۔ بابا جی نے فرمایا کہ حضور درس دے رہے تھے تو فرمایا ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں کہ جس کے اظہار سے باوجود کوشش کے رک نہیں سکا۔ وہ یہ ہے کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ سال تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ سال کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کے لئے کہی ہے۔

بابا جی نے کہا کہ اس وقت میں موجود تھا۔ جب لوگ چلے گئے تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے دریافت کیا کہ حضور کے اس ارشاد کا کس طرف اشارہ ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ میاں حسن محمدؐ تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں محمود احمد صاحب سے کتنی محبت کرتے ہیں"۔ یہ واقعہ کئی دفعہ بابا جی نے ہمارے گھر مستورات کو سنایا۔ میری بیوی فوت ہو چکی ہیں۔ میں نے اپنے مفہوم میں یہ واقعہ بیان کیا ہے

کشف

جب حضور بیمار ہو گئے اور ولایت بغرض علاج تشریف لے گئے تو میں نے کشفاً صبح تہجد کے وقت دیکھا کہ حضور ولایت سے واپس تشریف لائے ہیں کراچی میں حضور کا ہوائی جہاز اترا۔ جہاز زمین سے کافی اونچا تھا۔ سیڑھی لگائی گئی۔ حضور جہاز سے باہر تشریف لائے۔ احباب جماعت احمدیہ دیدار کے لئے ترس رہے تھے۔ اور حضور کمرہ جہاز سے باہر آکر بیٹھ گئے۔ حضور چہرہ سے جوان معلوم ہوتے ہیں۔ داڑھی سیاہ۔ ہاتھ میں سوٹی۔ سر پر سفید پگڑی ہے۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی۔

خاکسار محمد اسمٰعیل عفی عنہ انچارج ٹیوب ویل ربوہ۔ چنیوٹ۔

مرزا نذیر علی صاحب کا خط

سیدی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہم لوگ نہ صرف قادیان کے قدیمی باشندے ہیں بلکہ بفضلہٖ تعالےٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی قرابت کا بھی فخر حاصل ہے۔ حضور علیہ السلام کی زندگی میں اپنوں اور بیگانوں کی طرف سے سلسلہ اور حضور کی شدید مخالفت اور ان کا انجام کا بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی خلافت اور ان کی وفات کے بعد حضور کی خلافت حقہ کی شدید مخالفت اور اس کا انجام بھی مجھے یاد ہے۔

پیارے آقا مجھے حضور کی قوت قدسی کا جو میرے ذاتی مشاہدہ میں آئی اس کا نظارہ آج تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ یعنی ایک دن قبلہ تایا مکرم مرزا غلام اللہ صاحب رضؓ کے ساتھ بچپن میں مجھے بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت ملی۔ حضور اس وقت مسجد مبارک کی اندرونی سیڑھیوں کے ساتھ جو دروازہ کے اندر سے مسجد میں آتا ہے۔

اس دروازہ کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور مکرم پیر افتخار احمد صاحب مرحوم رضؓ ڈاک دکھا رہے تھے اور مرزا غلام اللہ صاحب سے باتیں بھی کرتے جا رہے تھے۔ باتوں باتوں میں میرا بھی ذکر آیا۔ حضور نے فرمایا کہ کہاں ہے۔ تایا صاحب نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا حضور یہ ہے حضور نے اس پر میری طرف جو دیکھا اور میں نے حضور کی طرف دیکھا۔ پس اس وقت حضور کے چہرہ مبارک پر مجھے نور ہی نور نظر آیا کہ میں اس کی تاب نہ لا سکا۔ اور پھر اوپر دیکھنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ حضور کی نگاہ گویا تھی ایک نور کی بجلی تھی جو میرے قلب و جگر میں سرائیت کر گئی اور اس وقت سے میرے ایمان کو مضبوطی عطا کی گئی۔ اور میں آج تک اس ایمان پر خدا کے فضل سے مضبوطی سے قائم ہوں کہ حضور ہی مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ برحق ہیں اور مصلح موعود ہیں۔ جن کے ساتھ اسلام واحمدیت کی ترقی اس زمانہ میں وابستہ ہے حضور کا سایہ جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر سب عزیزوں کے لئے بھی سایہ رحمت ہے اور اس نے ہمیشہ ہی ہماری حفاظت فرمائی ہے۔

سیدی میں اپنی اور اپنے اہل وعیال کی طرف سے حضور کو صدق دل سے وفاداری کا یقین دلاتا ہوں۔ اور اب پھر اس کی تجدید کرتے ہوئے ہم آپ کے ساتھ مرتے دم تک معاہدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا بھی ہے کہ خدا تعالےٰ ہمیں اس عہد پر موت دے اور حضور کے سایہ رحمت کو ہم سب پر لمبا کرے۔ آمین

میں ہوں حضور کا ادنیٰ ترین خادم

مرزا نذیر علی کارکن سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

درخواست دعا

میری بچی کی ساس بیگم لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب لنڈی کوتل میں بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت عاجلہ وکاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرما کر احسان فرمائیں

خاکسار غلام محمد اختر

ناظر اعلےٰ ثانی

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

غفلت کا کفارہ

فرمایا:- "جو دوست اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکے انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں تا کہ ان کی پچھلی غفلت کا کفارہ ہو سکے۔"

"اگر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ اکتوبر میں اپنا چندہ ادا کر سکتا ہے لیکن اس وجہ سے کہ وہ مئی یا ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر کے سابقون میں نہیں آسکا اب کفارہ کے طور پر اگست میں ادا کر دیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالےٰ کے حضور ثواب کا مستحق ہے۔ اگر کوئی شخص ستمبر میں ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ لیکن وہ اپنی غفلت کے کفارہ کے طور پر اور اپنے نفس پر تکلیف برداشت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ایسا ہی سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ مئی میں ادا کرنے والا۔ کیونکہ"

"جب کسی سے غفلت ہو جائے۔ بعد میں خواہ مقدار کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرے یعنی کفارہ کے طور پر وعدے سے زیادہ ادا کرے۔ خواہ تکلیف اٹھا کر میعاد سے قبل اپنے وعدے پورے کر دے دونوں صورتوں میں اس امر کی کوتاہی کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور انسان اللہ تعالےٰ کے فضلوں کا مستحق ہو جاتا ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کو وہ احباب بغور پڑھ لیں جو باوجود خواہش اور امنگ کے اپنے وعدے کو ۳۱ جولائی تک سو فیصدی پورا نہیں کر سکے۔ وہ اگست میں اپنی پوری کر کے وعدہ پورا کریں۔ اور وہ جن کا وعدہ یا ان کا خیال یہ ہے کہ ستمبر یا اکتوبر میں جو آخری میعاد ہے وہ اگر اگست میں ادا کر دیں تو یہ ان کے لئے زیادہ ثواب کا موجب ہو گا کیونکہ وہ ایک ماہ پہلے ادا کریں گے یا وہ اپنے وعدے میں مزید اضافہ کر کے ادا کریں گے تا دیر سے ادا کرنے کا کفارہ ہو جائے۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ریویو

احمدی بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کیلئے
نہایت مفید سلسلۂ کتب

سلسلہ احمدیہ کے دیرینہ خادم مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب نے جماعت کے بچوں اور بچیوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر مشتمل ایک نہایت ہی مفید سلسلہ کتب شائع کیا ہے جو مکرم مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ کا تحریر کردہ ہے۔ سردست اس کا پہلا سیٹ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آیا ہے جو تین کتابوں پر مشتمل ہے یعنی (۱) اسلام کی پہلی کتاب ۲۔ اسلام کی دوسری کتاب ۳۔ اسلام کی تیسری کتاب۔ یہ سلسلہ کتب مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل نے آج سے قریباً بیس سال قبل لکھا تھا جس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئے اور بے حد پسند کئے گئے۔ لیکن اب عرصہ دراز سے یہ نایاب تھا اور جماعت میں بچوں اور بچیوں کے لئے دینی نصاب کے فقدان کو شدت سے محسوس کیا جا رہا تھا۔ چنانچہ گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر معزز نمائندگان نے اپنی تقریروں میں اس امر پر خاص زور دیا کہ دینی نصاب کے فقدان کی جلد سے جلد تلافی ہونی چاہیئے۔

ان کتابوں کی افادیت کا اندازہ مضامین کی فہرست پر ایک نظر ڈالنے سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کے نونہالوں کو اسلامی تعلیم۔ فقہی مسائل۔ اسلامی تاریخ۔ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ۔ بزرگان اسلام و بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اختصار کے ساتھ زیادہ سے زیادہ معلومات بہم پہنچانے کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ اور پھر ہر کتاب کے مضامین کو عمر کے لحاظ سے وسعت دے کر اس امر کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ بچوں کے دینی علم میں پختگی پیدا ہو۔ پھر زبان اس قدر سہل اور آسان ہے کہ دوسری اور تیسری جماعت کے بچے اسے بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ کتابوں کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور کاغذ بھی عمدہ ہے۔

ہم سمجھتے ہیں مکرم مہاشہ صاحب نے یہ کتابیں شائع کر کے ایک بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے اب یہ احباب جماعت کا کام ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کریں اور کثرت سے ان کتابوں کو پھیلائیں۔ قیمت سیٹ اوّل:- اسلام کی پہلی کتاب ۶/ اسلام کی دوسری کتاب ۸/ اسلام کی تیسری کتاب ۱۰/ کل ایک روپیہ ۸/ مگر ان تینوں کے یکجائی خریدار سے صرف ایک روپیہ قیمت لی جائے گی۔ محصولڈاک علاوہ۔ جماعتیں اگر اکٹھی کتابیں منگوائیں گی تو محصولڈاک میں کافی بچت ہو سکتی ہے

ملنے کا پتہ احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے تعاون کی درخواست

جن جماعتوں میں ابھی تک مجالس انصاراللہ قائم نہیں ہوئیں ان کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی اپنی اپنی جماعت کے ایسے اراکین کو جمع فرما کر جو چالیس یا اس سے زائد عمر میں داخل ہونے کی وجہ سے انصار کی عمر میں آ گئے ہیں مجالس انصاراللہ قائم فرمائیں۔ ان میں سے مندرجہ ذیل سکیم کے مطابق عہدہ داران انصار کا انتخاب کرا کر ان کے اسماء گرامی برائے منظوری ۱۵ ستمبر ۵۶ء تک دفتر مرکزیہ انصاراللہ میں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ہر ایسی جماعت میں مجلس انصاراللہ قائم ہو سکتی ہے جہاں پر کم از کم تین رکن انصار کے ہوں۔ ان ہی میں سے ایک زعیم منتخب کر دیا جائے۔ اور جہاں پر تین سے زائد اور بیس سے کم ہوں وہاں پر زعیم کے علاوہ سیکرٹری انصاراللہ بھی منتخب کیا جانا چاہیئے۔ اور جس جماعت میں بیس سے زائد تعداد اراکین انصار کی ہو۔ وہاں پر زعیم کے علاوہ مندرجہ ذیل چار مہتمم صاحبان کا انتخاب بھی عمل میں لایا جائے گا۔ مہتمم اصلاح و ارشاد۔ مہتمم تعلیم۔ مہتمم مال اور مہتمم عمومی۔ عہدہ دار ایسے انتخاب میں آنے چاہئیں۔ جو مخلص ذی اثر اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہوں

چونکہ بمنظوری حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ۲۶-۲۷ اکتوبر ۵۶ء کو ربوہ میں پاکستان کا دوسرا سالانہ اجتماع انصار کا ہو رہا ہے۔ اس لئے ایسی جماعتوں میں بھی جلد مجالس انصاراللہ قائم ہو جانی چاہئیں۔ جہاں پر ابھی تک قائم نہیں ہوئی۔ تا ان جماعتوں کے نمائندگان انصار بھی سالانہ اجتماع میں شامل ہو سکیں۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کام کی طرف جلد توجہ فرما کر ممنون فرمائیں قائد انصاراللہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) برادرم مکرم بابو عبدالکریم صاحب کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے سخت بیماری میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ شریف احمد ولد بابو قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ

(۲) گذارش ہے کہ خاکسار کی بھاوج اور دو بچے مکان گرنے سے نیچے آ گئے ہیں۔ بہت سی چوٹیں آئی ہیں شیخوپورہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامل اور جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد اسحٰق ظفر آباد اسٹیٹ ٹونگا ضلع حیدرآباد

(۳) خاکسار کے محترم دادا جان چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بوجہ ٹائیفائڈ دو ہفتوں سے صاحب فراش ہیں۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ چوہدری انیس محمود احمد چک ۱۰-R/۱۲۵ جہانیاں ملتان

(۴) خاکسار ایک سال سے بیمار ہے۔ دل کے دوروں کے ساتھ غشی کی حالت ہو جاتی ہے اور میری اہلیہ کو بھی بیس روز سے بخار ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ میرے لئے اور میرے اہل و عیال کے لئے اور مالی مشکلات دور ہونے کیلئے اور شفا یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ عبدالرحمٰن مہاجر ولد امام الدین صاحب مرحوم ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵ مکان نمبر ۱۴۴ ضلع سیالکوٹ

(۵) بندہ ان دنوں اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس مقدمہ سے نجات بخشے۔ آمین لطیف احمد منٹگمری

(۶) میرے بچے حمیداللہ مبارک نے رسول کالج کا آخری امتحان دیا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ نیز میری خوشدامن صاحبہ بیوہ حافظ امام الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ کے سر پر تین انچ زخم آگیا ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ابوالمبارک فیروز

(۷) میری اہلیہ عرصہ بیس یوم سے میعادی بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ بخش سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوٹ نار ضلع گوجرانوالہ

(۸) عزیز میر اکبر خاں ولد ملک عادل شاہ مرحوم ایک مہینے سے بلڈ پریشر سے بیمار ہیں۔ احباب اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ عزیزم کی صحت یابی اور بال بچوں کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ شاہ جی محمد اکبر خاں کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ آجکل ان پر بھی بلڈ پریشر کے حملے ہو رہے ہیں۔ سعد اللہ خاں ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

(۹) میرا بڑا لڑکا عزیز ہادی حیات خاں عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے بہت زیادہ کمزوری ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ اسلم حیات خاں سب انسپکٹر سیکورٹی آفیسر شاہ پور ضلع لاہور

(۱۰) میرے والد محترم میاں غلام محمد صاحب ٹیلرماسٹر کو عرصہ دراز سے سر میں تکلیف ہے۔ احباب شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ طاہر احمد دی مسلم ٹیلرنگ ہاؤس سرگودھا

(۱۱) میرے بڑے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب کی اہلیہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزور بہت ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (چوہدری) عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کی شاندار امدادی مساعی

سیلاب زدگان کو پناہ دینے کے لئے مجلس اپنے خرچ پر خیمے نصب کر رہی ہے

حیدرآباد ۲۲ اگست (بذریعہ ڈاک) مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے اراکین سیلاب زدگان کو ٹھہرانے اور انہیں ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں نہایت قابل ستائش کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے سیلاب زدہ علاقوں سے آنے والے دیہاتیوں کو پناہ دینے کے لئے اپنے خرچ پر ٹاٹ کے خیمے لگانے کا انتظام کیا ہے جسے حکام متعلقہ نے پسند کرتے ہوئے خدام کو ایسے مزید خیمے لگانے اور ریلیف کے کاموں میں حکام کا ہاتھ بٹانے کی ہدایت کی ہے۔ ان کی ان بے لوث خدمات کو سراہا جا رہا ہے سیلاب کی صورت حال اور خدام کی امدادی سرگرمیوں کے متعلق حیدرآباد سے وہاں کے مربی مکرم برکت اللہ محمود صاحب کی طرف سے جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ درج ذیل ہے:۔

گھلیان بند کے شگاف کی وجہ سے حیدرآباد کا شمالی حصہ زیر آب ہے۔ مگر ابھی تک حیدرآباد شہر بالکل محفوظ ہے۔ پی ڈبلیو ڈی کا عملہ اپنی انتھک کوشش کے باوجود اس شگاف کو پوری طرح بند کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ کیونکہ شگاف کی چوڑائی ایک ہزار فٹ سے بھی تجاوز کر گئی ہے کراچی سے بحری فوج کے نوجوانوں کے دو دستے ۱۵ اور ۱۹ اگست کو بڑی کشتیوں اور ضروری مشینری کے ساتھ یہاں پہنچ چکے ہیں۔ یہ نوجوان ملاح نہایت جانفشانی سے بپھرے ہوئے دریا کی غضبناک موجوں کو چیرتے ہوئے راستہ بنانے اور شگاف بند کرنے میں مصروف ہیں۔

حیدرآباد میں پناہ لینے والوں کی تعداد ۷۰ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ انہیں مختلف تعلیمی اداروں کی عمارتوں میں رکھا گیا ہے۔ مگر ایک بھاری تعداد ابھی تک بغیر کسی سائبان کے پڑی ہوئی ہے۔ اور گرمی کی شدت سے لوگ بکثرت بخار میں مبتلا ہو رہے ہیں اور بچوں کی آنکھیں خراب ہو رہی ہیں۔ ہرچند کہ حکام مصیبت زدگان کو پناہ دینے اور انہیں ہر ممکن سہولت پہنچانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن سب کو مکانوں میں جگہ دینا ممکن نہیں ہے۔

اس موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ہنگامی چندہ کر کے سیلاب زدگان کے لئے ٹاٹ کے خیمے لگائے ہیں۔ ان حالات میں خیموں کے علاوہ اور کوئی صورت ان کے بچاؤ کی نہیں تھی۔

ہمارے نوجوان خیمے لگانے میں خاص مہارت رکھتے ہیں کیونکہ انہیں خدام کے سالانہ اجتماعوں پر خاص ٹریننگ دی جاتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ہی دن میں بہت سے خیمے نصب کر دیئے تاکہ مصیبت زدگان سیلاب ان میں پناہ لے سکیں۔

ہماری یہ سکیم نہایت مفید اور کامیاب ثابت ہوئی ہے اس لئے ان خیموں کے فوائد کو دیکھ کر حکومت کے اعلیٰ افسران نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس قسم کے مزید خیمے لگائیں۔ گورنمنٹ کے علاوہ مختلف رفاہ عام کمیٹی کے ممبران اور مخیر احباب نے بھی ہمارے اس کام کی بے حد تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ ہم ان کے خرچ پر مصیبت زدگان کیلئے خیمے لگائیں۔ خدا کے فضل سے ہمارے نوجوان دن رات اس کام میں مشغول ہیں۔ افسران اعلیٰ کے حکم پر ہم نے ایک بہت بڑا خیمہ ڈسپنسری کے لئے اور ایک خیمہ ریڈیو کے عملہ کیلئے بنا کر دیا ہے اسی طرح اور بھی امدادی کیمپوں نے ہم سے درخواست کی ہے کہ ایسے خیمے انہیں بھی لگا کر دیں۔ ایک خیمہ ۷۵ روپے میں تیار ہو جاتا ہے جس میں دس افراد آسانی سے گذارہ کر سکتے ہیں۔ خیمے نصب کرتے وقت ہوا کی آمد و رفت کا خاص خیال رکھا گیا ہے

حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے ایک نیوز فلم تیار کی جا رہی ہے اور یہ سیلاب کی فلم ہے۔ اس سلسلہ میں دو روز قبل محکمہ انفارمیشن آف مغربی پاکستان کے ایک وفد نے ہمارے خدام کے بھی فوٹو لئے جبکہ وہ خیمے لگا رہے تھے اور کچھ ان میں سے کھانا تقسیم کر رہے تھے۔ خدا کے فضل سے ہمارے اس کام کو افسران بالا نے بہت پسند کیا ہے اور تعریف کی ہے احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں اس سے بڑھ کر خدمت کا موقعہ دے۔

اعلان

کل بتاریخ ۲۹ اگست بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت غربی میں ایک عام جلسہ ہوگا۔ جس میں سلسلہ کے علماء کرام "خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات" پر تقاریر فرمائیں گے۔ مقامی احباب سے گذارش ہے کہ وہ شامل جلسہ ہو کر استفادہ کریں

محمد سعید سیکرٹری امور عامہ
دارالرحمت غربی ربوہ

درخواست دعا

میرے دو لڑکے اور ایک لڑکی چند دن سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ پریشانی بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دردمندانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین

(چوہدری) انور دار الصدر غربی ربوہ

الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

بقیہ صفحہ ۲ لیڈر

خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی الوصیت صفحہ ۶، ۷

ان الفاظ پر غور فرمایئے جو حضور نے قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے متعلق فرمائے ہیں۔ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہے کہ قدرت ثانیہ سے مراد خلافت ہے نہ کہ کوئی اور چیز اسی سے "خلافت راشدہ" کی مثال دی گئی ہے جس کا آغاز سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوا کیا ایسی خلافت کسی انجمن کو تفویض ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد بھی قدرت ثانیہ کا اظہار خلافت کے قیام ہی سے کیا۔ جو قیامت تک قائم رہے گی۔ جس طرح اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو خلیفہ مقرر کیا اور اسوقت کی انجمن نے بھی بکثرت رائے آپ کو خلیفہ مان لیا۔ پھر انجمن میں جو غیر موزوں عنصر تھا اسکو خارج کر دیا۔ اور ان کی جگہ "دنیاداری سے بکلی پاک اور تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی رکھنے والوں کو انجمن میں داخل کر دیا۔ اور وہ شرط بھی "بہ حیثیت مجموعی" والی جو "پیغامی" ضروری سمجھتے ہیں اس طرح پوری کر کے اتمام حجت کر دیا۔

الہٰی جماعتوں اور اس کی خلافت کی مثال بھی ہمیشہ جاری رہنے والی ندی کی سی ہے۔ جس کا پانی کبھی کبھی اچھل کر ادھر ادھر جوہڑوں میں بھی اکٹھا ہو جاتا ہے مگر تازہ پانی کی رو منبع سے ہمیشہ جاری رہتی ہے۔ جوہڑ جو اس طرح ادھر ادھر بن جاتے ہیں۔ خواہ کتنے ہی بڑے ہوں۔ پھر بھی جوہڑ ہی رہتے ہیں۔ اور آخر خشک ہو جاتے ہیں خواہ ندی کی طغیانیوں کے وقت پھر تھوڑا تھوڑا پانی ان کو کیوں نہ ملتا رہے۔ جو لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ وہ منافقین کے فتنوں کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ان کو مایوس ہونا پڑتا ہے۔ اور الہٰی ندی بہتی رہتی ہے۔

ذیل میں ہم پیغام صلح کے دو حوالے نقل کرتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوگا کہ انجمن نے بکثرت رائے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنے ریزولیوشن سے خلیفہ منظور کر لیا تھا۔ اور کہ بعد میں انجمن سے نکل جانے والوں کی تعداد کم تھی۔ حوالے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) مجلس معتمدین (صدر انجمن احمدیہ) نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱۹۸ مورخہ ۲۷ اپریل ۱۴ء میں بصدارت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ . . . . صدر انجمن اور اس کی کل شاخ ہائے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا۔

(پیغام صلح ۵ مئی ۱۴ء)

(۲) زیادہ حصہ مجلس کے معتمدین کا صاحبزادہ صاحب کی بیعت شدہ تھا . . . . . سیکرٹری انکا مرید ناظر ان کا مرید خود وہ اس کے میر مجلس۔ ۱۵ ممبروں میں سے ۹ ان کے مرید۔

از مولوی محمد علی صاحب
منقول از پیغام صلح ۵ مئی ۱۴ء